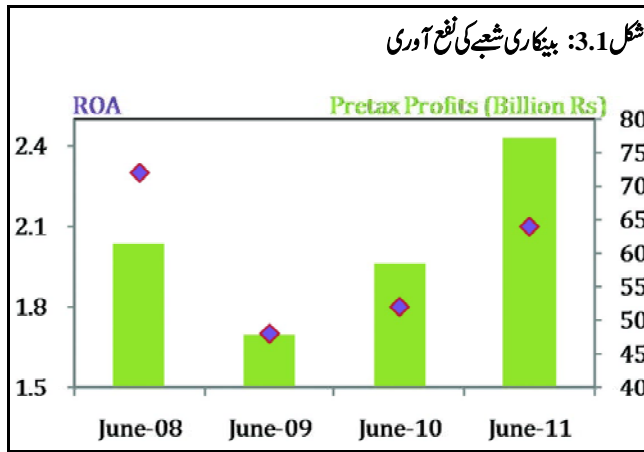


زیر جائزہ ششماہی (2011ء کی پہلی ششماہی) کے دوران بینکاری نظام کا قبل از ٹیکس منافع 77.3 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو ایک دہائی میں جنوری تا جون کی مدت کے لیے سب سے زیادہ ہے۔ منافع میں 31 فیصد کی ٹھوس نمو بنیادی طور پر حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی مرہون منت ہے۔ بینکوں کی مجموعی سودی آمدنی کا 81.8 فیصد حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے آیا، جو مجموعی حوالے سے بینکوں کی کل سودی آمدنی کے 29.9 فیصد کا سبب بنی۔ زائد منافع اور کم سے کم سرمائے کی بڑھتی ہوئی شرائط کے باعث بینکوں کی کفایت سرمایہ کی صورتحال مزید بہتر ہوئی۔ تاہم کئی بینکوں کے لیے کم سے کم سرمائے کی بڑھتی ہوئی شرائط کی تکمیل اب بھی اہم چیلنج ہے۔ جون 2011ء میں کی گئی دباؤ کی جانچ کے اعدادوشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری شعبہ مختلف عوامل کے نتیجے میں قرض، منڈی اور سیالیت کے لیے ابھرنے والے مختلف خطرات کے دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔

نفع آوری

بدر مالیاتی نظم و نسق بینکوں کے منافع میں اضافے کا باعث ہوتا ہے

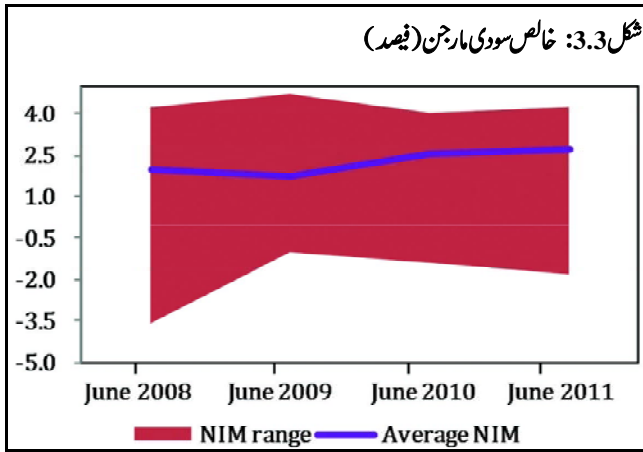
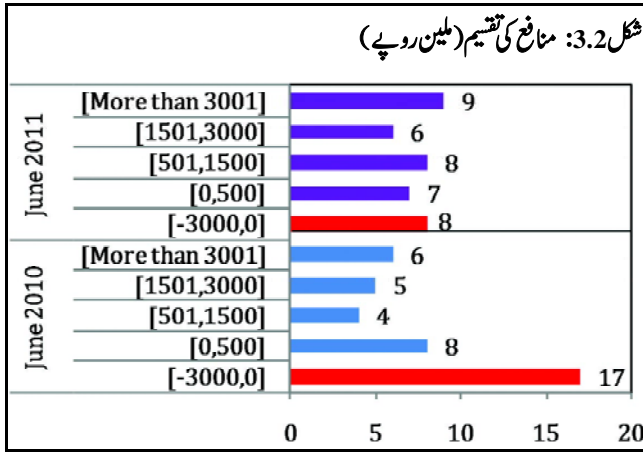


بلند مالیاتی خسارے کی موجودہ سطح بینکاری شعبے کے لیے درپردہ نعمت ثابت ہوئی ہے۔ نجی شعبے کی جانب سے قرض کی سست رفتار طلب، بینکوں کی خطرے سے گریز کی روش اور میزانیہ اعانت کے لیے حکومت کی بینکوں سے بے تحاشا قرض گیری نے بینکوں کو ٹھوس منافع حاصل کرنے کا ایک بے خطر ذریعہ مہیا کیا ہے۔ چنانچہ جون 2011ء میں بینکاری شعبے کا منافع (قبل از ٹیکس) 31 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ 77.3 ارب روپے تک پہنچ گیا (شکل 3.1)۔ یہ ایک دہائی میں پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کا سب سے زیادہ منافع تھا۔ مجموعی معیشت کی سست رفتاری کے اس دور میں جب غیر فعال قرضوں میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے، بینکوں کی نفع آوری کو تو موہن کی کم مالیت سے بھی تقویت ملی جس کی وجہ ضابطہ کار (اسٹیٹ بینک) کی جانب سے جبری فروخت کی مالیت کے فوائد دینا تھا۔

بینکوں کی اساس میں بہتری کے ساتھ آمدنی کے روایتی پیمانوں (اثاثوں پر منافع) ایکویٹی پر منافع) میں بھی جون 2011ء میں بہتری آئی۔ اسی طرح بینکاری شعبے کے خالص سودی مارجن اور نفع آوری بھی سال بسال نمو کے ساتھ بالترتیب 2.6 سے 2.7 فیصد اور 16.3 سے 18.7 فیصد ہو گئیں۔

منافع کے ارتکاز میں نمایاں کمی ہوئی ...

بے خطر حکومتی تمسکات میں زیادہ یافتگی کی کشش کی وجہ سے تقریباً تمام بینک اپنے سرمایہ کاری جز دانوں میں فی الفور توسیع پر آمادہ ہو گئے ہیں جس کے ان کی آمدنی پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ خسارے کا سامنا کرنے والے بینکوں کی تعداد جو جون 2010ء میں 17 تھی، جون 2011ء میں کم ہو کر 8 ہو گئی (شکل 3.2)۔ 9 بینک 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران مقررہ ضمیمت کے دائرے سے باہر آچکے ہیں۔ منافع کے ارتکاز کے اظہار یوں میں بھی مناسب بہتری آئی ہے۔ بینکوں کے منافع میں 5



جدول 3.1: آمدنی کارکنان (فیصد حصہ)

جون 2011ء	انٹاؤن پر منافع	ایجوٹیٹی پر منافع	انٹاؤن کے استعمال کا تناسب	نفع آوری اور مارجن	خالص سودی مارجن
5 سرفہرست بینک	3.4	32.2	6.7	29.3	3.3
سرفہرست 6-10 بینک	1.4	24.3	6.6	12.5	2.4
سرفہرست 11-20 بینک	(0.4)	(16.1)	6.5	(6.5)	1.2
سرفہرست 21-30 بینک	2.1	6.7	8.9	11.7	2.7
سرکاری بینک	1.8	16.6	6.5	17.5	2.2
نئی بینک	2.2	23.8	6.6	19.1	2.7
غیر ملکی بینک	2.2	14.8	7.1	18.9	2.9
تخصیصی بینک	1.6	37.1	7.7	12.9	3.3
کل بینک	2.1	21.9	6.6	18.7	2.7

بڑے بینکوں کا حصہ جو دسمبر 2010ء میں 95 فیصد تھا، جون 2011ء میں گھٹ کر 78 فیصد ہو گیا۔

لیکن بڑا بینک ہونے کا فائدہ بہر حال رہا ...

منافع کے ارتکاز میں کمی کے باوجود بڑے بینکوں کی مسابقتی برتری بڑھ گئی ہے کیونکہ ان کے خالص سودی مارجن بینکاری صنعت کے اوسط سے بہت زیادہ رہے۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ان بینکوں کے پاس پورے شعبے کی 53 فیصد اثاثتیں صنعت سے کم سودی سطح پر ہیں۔ خالص سودی مارجن میں کمی کے باوجود 63 فیصد بینکوں (تعداد میں 25) کے خالص سودی مارجن شعبے کی اوسط حدود سے کم رہیں (شکل 3.3)۔¹ اسی طرح اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کے حوالے سے 5 بڑے بینکوں کی کارکردگی نمایاں رہی (جدول 3.1)۔

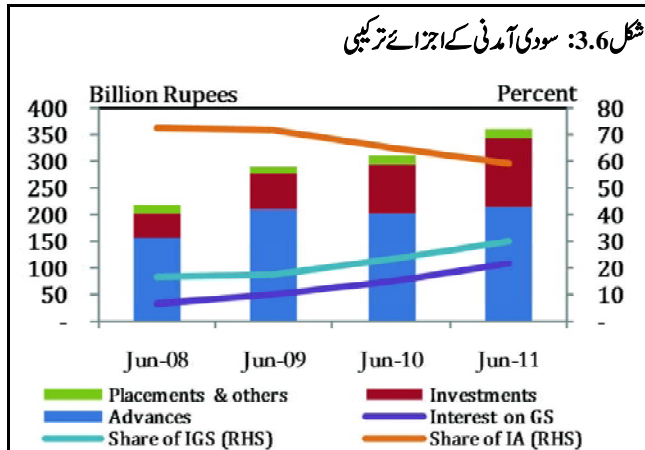
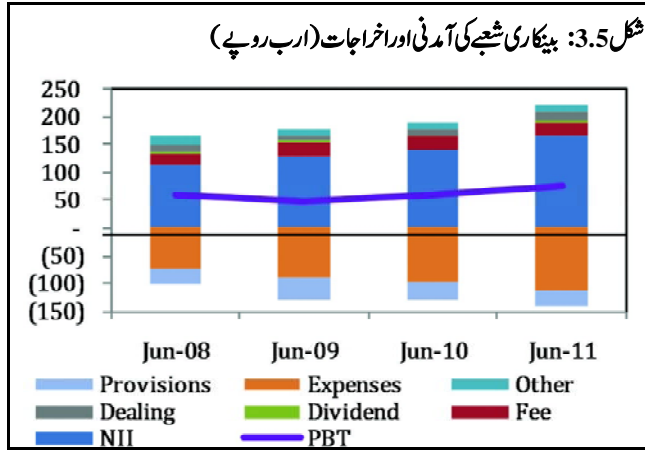
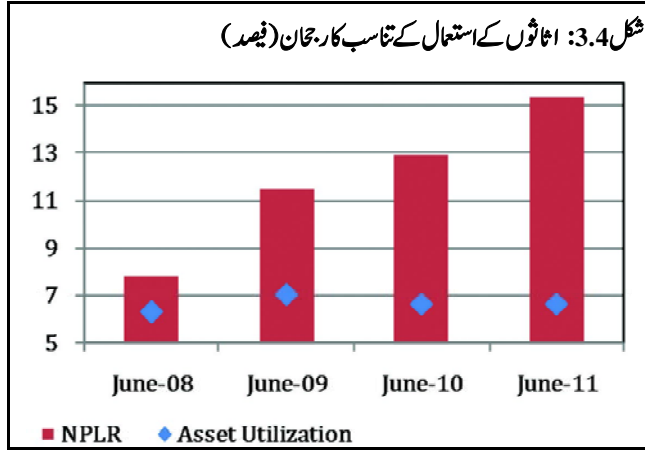
اثاثوں کے استعمال کا تناسب گزشتہ سال سے 6.6 فیصد پر مستحکم رہا جو جون 09ء میں 7.1 فیصد تھا، بینکوں کے قرضہ جاتی جزدان میں بڑھتے ہوئے انفلیکشن کی وجہ سے جون 10ء میں کم ہو کر 6.6 فیصد ہو گیا (شکل 3.4)۔ بینک وار، یہ درمیانے سے چھوٹے درجے کے بینک ہیں، جن کا اوسط سے زائد اثاثوں کے استعمال کا تناسب 8.9 فیصد رہا، جس کی وجہ ان کی جانب سے کمزور قرض گيروں کو زائد شرحوں پر فراہمی قرض سے ذریعے اپنی پہلے ہی محدود امانتی اساس کا بھرپور استعمال ہے۔ اسی طرح، غیر ملکی بینکوں نے کارپوریٹ جزدان کا انتخاب کیا، جو ان کے اثاثے کے مؤثر استعمال کی شرح کے ساتھ ان کی زائد نفع آوری کا باعث بنا۔

بینکوں کے لیے آسانی سے حصول آمدنی کے دور میں درمیانے حجم کے بینکوں (11 سے 20 سرفہرست) کو اچانک دھچکوں کی وجہ سے اپنے قرضہ جاتی جزدان کے ضمن میں مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا، جو خلاف معمول تمویں کا سبب بنے کیونکہ ان کا انفلیکشن زدہ قرضہ جاتی جزدان براہ راست خسارے کے زمرے میں درجہ بند ہو چکا تھا۔

سرمایہ کاری نفع آوری کا بنیادی محرک ثابت ہوئی

زیر جائزہ ششماہی کے دوران خالص سودی آمدنی میں سرمایہ کاری پر 131.6 ارب روپے کی خالص سودی آمدنی (جس میں 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران 44.5 فیصد کا اضافہ ہوا) کے بل بوتے پر 18.4 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔ دوسری جانب، اسی مدت کے دوران غیر سودی آمدنی میں 10.8 فیصد نمو ہوئی۔ چنانچہ بینکوں کی

1 شکل 3.3 میں دو تخصیصی بینکوں کو شمار نہیں کیا گیا ہے کیونکہ جون 11ء میں ان کے خالص سودی مارجن بہت کم تھے اور انہیں غیر متعلق سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا۔
2 اثاثوں کے استعمال کا تناسب مجموعی اثاثوں کی مارک اپ اور غیر مارک اپ آمدنی کی رقم کا تناسب ہے۔ عالمی اعتبار سے اثاثوں کے استعمال کا اوسط تناسب 7.5 فیصد کی حد کے اندر ہے۔ زائد تناسب بینکوں کے اثاثوں کے سازگار استعمال کے ذریعے زائد آمدنی نشاندہی کرتا ہے۔



خالص سودی آمدنی کا حصہ بڑھ کر 87.2 فیصد تک پہنچ گیا۔ غیر سودی آمدنی (بشمول منافع منقسمہ کی آمدنی، بینکوں کی خدمات کی مد میں فیس اور کمیشن اور زرمبادلہ کے لین دین سے ہونے والی آمدنی) 13.3 فیصد سے کم ہو کر جون 11ء میں 12.8 فیصد ہو گئی (شکل 3.5)۔

اس میں حیرت کی بات نہیں کہ سرمایہ کاری پر سود کے بڑے حصے (81.8 فیصد) کا محرک حکومتی تمسکات پر منافع تھا۔ مجموعی طور پر گول سودی آمدنی میں حکومتی تمسکات پر سودی آمدنی کا حصہ 23.9 فیصد سے سال بسال بڑھ کر 29.9 فیصد ہو گیا۔ حکومتی تمسکات سے سودی آمدنی کا انتہائی ارتکا ز اسٹیٹ بینک کے ڈسکاؤنٹ ریٹ میں بڑی کمی کی صورت میں بینکوں کے منافع کو شدید نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس سے وہاں قرض کے جال کی موجودگی بھی ظاہر ہوتی ہے، جہاں حکومتی قرضے کا اجرا صرف پہلے حاصل کیے گئے قرضوں پر سود کی ادائیگی کے مقصد کے لیے ہو، نہ کہ مفید و منافع بخش سرمایہ کاری کے لیے۔

مزید برآں، سودی آمدنی کے اجزائے ترکیبی بینکوں کے اہم فریضے یعنی مالی وساطت پر سمجھوتہ بھی ظاہر کرتے ہیں کیونکہ قرضوں سے ان کا سودی آمدنی کا حصہ مسلسل کم ہو رہا ہے، یہ حصہ جون 08ء میں 72.6 فیصد تھا، جو جون 11ء میں 59.5 فیصد ہو گیا (شکل 3.6)۔ علاوہ ازیں، اس کی میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری اور غیر فعال قرضوں کی بڑھتی ہوئی شرح کا بھی اہم کردار ہے۔

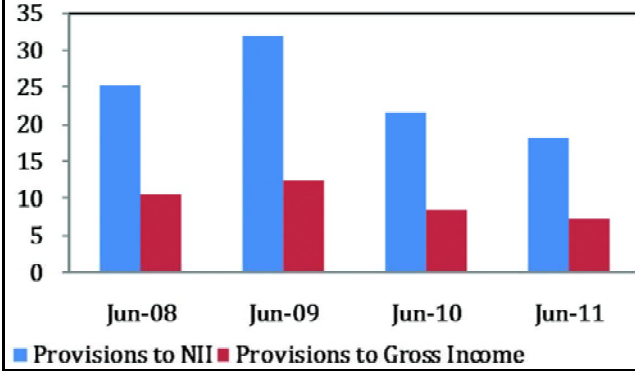
جبری فروخت کی مالیت کے فائدے نے بینکوں کے اخراجات کو قابو میں رکھا ہے

غیر سودی اخراجات میں اگرچہ اضافہ ہو رہا ہے تاہم انہیں زیادہ تر جبری فروخت کی مالیت کے فائدے نے حد میں رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ قرض سے منسلک خطرے کی بلند سطح اور غیر فعال قرضوں کی بڑھتی ہوئی شرح (جو جون 11ء میں 15.3 فیصد تک پہنچ گئی) کے باوجود بینک اپنے تموینی اخراجات محدود رکھنے میں کامیاب ہو گئے۔ بینکوں نے 2010ء کے دوران جبری فروخت کی مالیت کے فائدے کی مد میں 11.9 ارب روپے حاصل کیے جس کے نتیجے میں آمدنی میں تموین کا تناسب کم ہوا (شکل 3.7)۔

اسی طرح اگرچہ بڑھتی ہوئی عملی لاگت کے سبب انتظامی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے تاہم عملی اخراجات کے تناسب اور فنڈز کی لاگت کے تناسب میں معمولی کمی واقع ہوئی کیونکہ سرمایہ کاری پر بینکوں کا منافع ان کی عملی اور مجموعی آمدنی سے جون 11ء کے عرصے میں ان کے اخراجات سے بہت زیادہ تجاوز کر گیا۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت

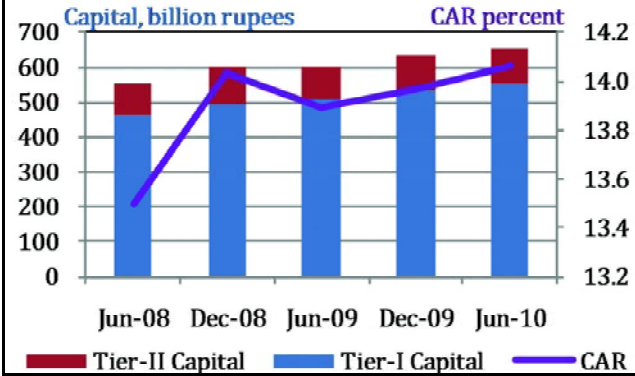
شکل 3.7: تمویں کے کم ہوتے ہوئے تناسب (فیصد)



زائد منافع اور کم از کم سرمائے کی بڑھتی ہوئی شرائط سے ادائیگی قرض کی صلاحیت بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے

بینکاری نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی زیادہ سرمایت کی تحریک اور بینکاری شعبے کی نمو پذیر نفع آوری کے بل بوتے پر مزید بہتر ہوئی۔ بینکوں کی کفایت سرمایہ کی شرح 10 پیس پوائنٹس اضافے کے ساتھ جون 11ء میں 14.1 فیصد تک پہنچ گئی (شکل 3.8)۔

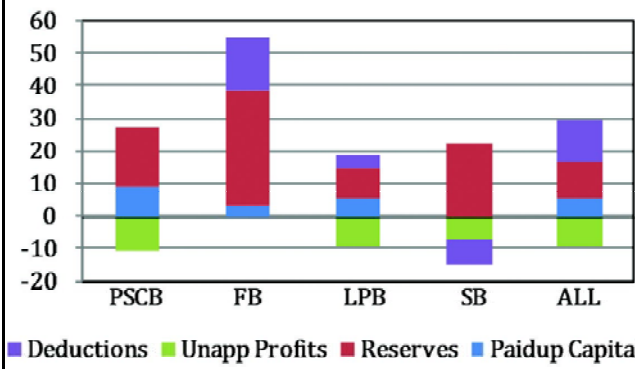
شکل 3.8: بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کا خاکہ



سطح اول کے سرمائے سے بینکوں کے سرمائے کو ضروری تقویت ملی

سطح اول کے یا بنیادی سرمائے میں بہتر آئی کیونکہ آسان آمدنی کے عرصے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بینکوں نے ذخائر بڑھانا اور کم سے کم سرمائے کی بڑھتی ہوئی شرائط کی تکمیل کے لیے اپنے ادا شدہ سرمائے میں اضافہ کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ سطح اول کے سرمائے کو غیر متوقع اور نظام سے منسلک خطرات کے خلاف اڈیلین دفاعی مورچہ تصور کیا جاتا ہے، اس لیے سطح اول کے زمرے میں سرمائے کا ایک مخصوص حصہ شامل ہونا مناسب ہے۔ کم سے کم سرمائے کی شرائط کا نفاذ بینکاری نظام کے سرمائے کی اساس کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوا ہے کیونکہ سطح اول کے سرمائے میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ جون 08ء میں یہ 80.1 فیصد تھا، جو بڑھ کر جون 11ء میں 84.8 فیصد تک پہنچ گیا۔

شکل 3.9: سطح اول کے سرمائے میں بہتری (فیصد)



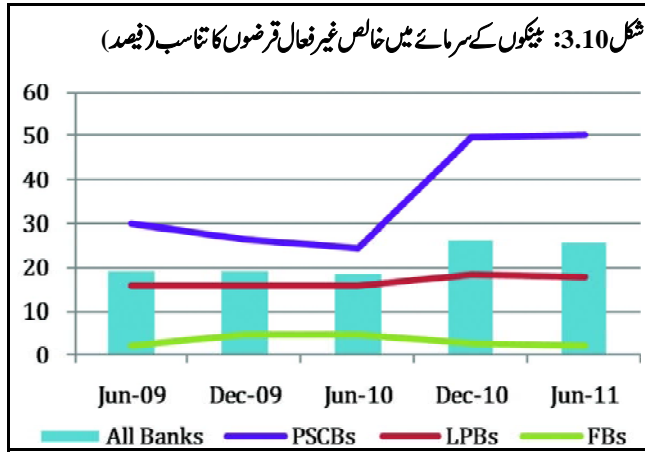
زیر جائزہ مدت کے دوران سطح اول کے سرمائے میں 3.5 فیصد نمو کو ذخائر میں 11.1 فیصد نمو اور بینکوں کے ادا شدہ سرمائے میں 5.5 فیصد اضافے سے تقویت ملی ہے (شکل 3.9)۔ شعبہ وار، غیر ملکی بینکوں کے ذخائر میں 35.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ تخصیصی بینکوں اور سرکاری شعبے کے بینکوں کے ذخائر میں بالترتیب 22.4 فیصد اور 18.3 فیصد کی نمایاں بہتری آئی۔ تاہم مسلسل خساروں اور بڑھتی ہوئی تمویں کے باعث تخصیصی بینکوں کے منافع میں جون 11ء میں 7.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اگرچہ بڑے نجی بینکوں میں سے بیشتر جون 11ء میں نفع آور رہے، تاہم غیر معمولی خساروں، جن کی رپورٹ دو بڑے بینکوں کی جانب سے موصول ہوئی، کی وجہ سے نجی بینکوں کے منافع میں 9.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔

زمرہ وار، سب سے نمایاں بہتری چھوٹے بینکوں (21 تا 29) میں آئی کیونکہ نئے سرمائے کے ادخال کے باعث ان کی کفایت سرمایہ کی شرح 24.1 فیصد سے بڑھ کر 30.1 فیصد ہو گئی۔ نیز انضمام کی ایک کارروائی سے ان کے سطح اول کے سرمائے میں بہ وزن خطرہ اثاثوں کا تناسب بھی بہتر ہو کر 30.1 فیصد تک پہنچ گیا (جدول 3.2)۔ 6 تا 10 بڑے بینکوں

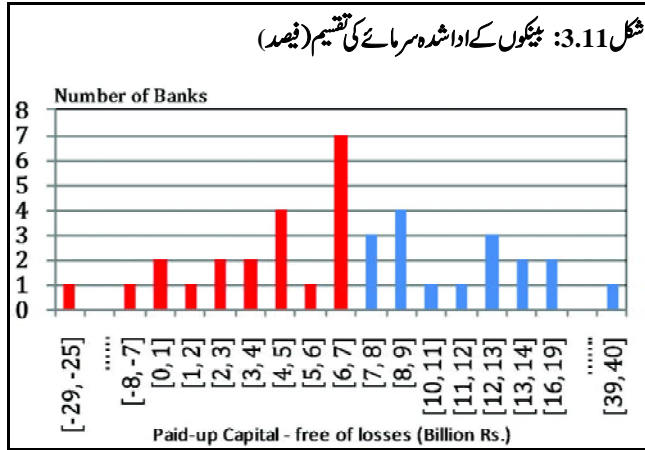
جدول 3.2: بینکوں کی ذمہ بندی کے لحاظ سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسب (فیصد)					
سرماہ اور اثاثے		سطح اول اور ہوزن خطرہ اثاثے		سرماہ اور ہوزن خطرہ اثاثے	
جون 11ء	دسمبر 10ء	جون 11ء	دسمبر 10ء	جون 11ء	دسمبر 10ء
9.5	10.3	13.6	13.4	16.1	16.1
6.8	5.0	9.0	6.7	12.0	8.9
8.4	8.5	10.8	11.2	11.6	12.1
13.0	13.2	30.1	23.8	30.1	24.1
9.7	9.7	17.0	14.7	18.2	16.0
15.1	14.8	25.0	24.3	25.2	24.6
1.9	3.9	1.9	(0.9)	8.0	4.6
8.5	9.7	11.9	11.8	14.1	14.0

نے بھی اپنے ذخائر نیز ادا شدہ سرمائے میں اضافے کے ذریعے اپنا خا کہ سرمایہ مستحکم کر لیا۔ تاہم بیرون ملک سے ترسیلات میں اضافے، جو اساس سرمایہ میں 13.7 فیصد اضافے کا باعث بنا، کی وجہ سے اثاثے میں سرمائے کے تناسب میں 80 پیسے پونٹس کی معمولی کمی واقع ہوئی۔ اگرچہ تخصیصی بینک اب تک 10 فیصد کی انضباطی شرائط کی تکمیل نہیں کر سکے ہیں تاہم ان میں بھی مناسب بہتری آئی ہے۔ غیر ملکی بینک، جن کا شعبے میں صرف 3.2 فیصد حصہ ہے، انہوں نے بدستور تمام بینکوں سے زیادہ کفایت سرمایہ کی شرح برقرار رکھی۔

غیر فعال قرضوں کی زائد شرح سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں کی اساس سرمایہ کے لیے بڑا خطرہ ہے



سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں میں قرضے کے انفیکشن کی بگڑتی ہوئی صورتحال زیادہ سرمائے کی شرائط کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں میں سرمائے کے تناسب سے خالص غیر فعال قرضوں (جس سے بینکوں کی قرضے کے خسارے کے باعث ختم ہونے والی ایکویٹی ظاہر ہوتی ہے) میں جون 10ء کے عرصے سے نمایاں اضافہ ہوا ہے، گوکہ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ اتنا ہی رہا ہے (شکل 3.10)۔ دوسری جانب، بینکاری کے بعض شعبوں، خصوصاً بیرونی بینکوں، کے سرمائے میں خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب 2 فیصد سے کم رہا۔



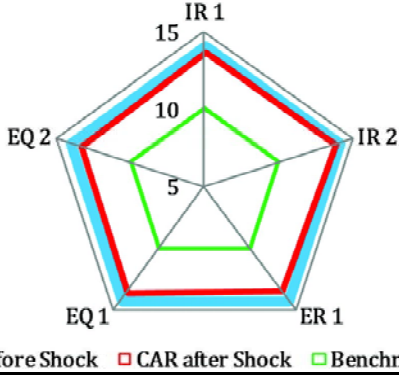
کفایت سرمایہ کی شرائط کی اطمینان بخش تکمیل کے باوجود بینکوں کے لیے کم سے کم سرمائے کی شرائط کی تکمیل اب بھی بڑا چیلنج ہے

نفع آور رہنے اور اپنے قرضہ جاتی جزدان پر جبری فروخت کی مالیت کا فائدہ حاصل کرنے کے باوجود بینکوں کے لیے کم سے کم سرمائے کی شرائط کی تکمیل عموماً اب تک بڑا چیلنج ہے۔ سست رفتار مجموعی اقتصادی صورتحال نیز ملکی اور عالمی سیاسی منظر نامے میں تبدیلیوں نے بیرونی حصص یافتگان کو بینکاری نظام میں مزید سرمائے کے ادخال سے روکا ہے۔ جون 11ء تک 17 بینک 7 ارب روپے کی کم سے کم شرائط اور اس کے ساتھ ہی اس سے چند ماہ قبل 8 ارب روپے کی کم سے کم

سرمائے کی مقررہ زائد حد کی تکمیل کرنے سے قاصر رہے (شکل 3.11)۔ اس کی وجہ سے بینکوں پر لازمی سرمائے کی شرائط کی تکمیل کے حوالے سے مزید باؤ پڑے گا۔

بہر حال 10 فیصد کفایت سرمایہ کی شرائط کی تکمیل کے حوالے سے بیشتر بینکوں کی کفایت سرمایہ کی شرح مطلوبہ سطح سے زیادہ رہی (جدول 3.3)۔ پانچ بینکوں کا کفایت سرمایہ کی 10 فیصد سے کم شرح کے ساتھ مارکیٹ میں قلیل حصہ (4.6 فیصد) ہے اور وہ کم سے کم سرمائے کی شرائط کی تکمیل میں بھی ناکام رہے۔ ان میں تین نجی بینک شامل ہیں، جو نجی ایکویٹی لانے کے مرحلے میں ہیں۔ علاوہ ازیں ایک سرکاری شعبے کا بینک اور ایک تخصیصی بینک تشکیل نو کے عمل سے گذر رہے ہیں۔

شکل 3.13: مارکیٹ سے منسلک خطرے کے دھچکے



تھے کہ سارے نظام نیز انفرادی بینکوں کی کفایت سرمایہ کی شرح کو متاثر کرنے کا باعث بنے۔ مثال کے طور پر ای آر 1 دھچکے نے کفایت سرمایہ کی ابتدائی حد کو 73 بیس پوائنٹس کی کمی کے ساتھ 13.3 فیصد کر دیا۔ اسی طرح 50 فیصد ایکویٹی کی لاگت کا دھچکا ہے۔ ای کیو 2 دھچکا کفایت سرمایہ کی ابتدائی حد کو صرف 69 بیس پوائنٹس کی کمی سے 13.4 فیصد کر سکا (شکل 3.13)۔

حساسیت پر مبنی دباؤ کی جانچ کے علاوہ نظام کی نمو کی صلاحیت جانچنے کے لیے ایک اور کارآمد طریقہ کار ہے، جو منفی لیکن قرین قیاس دھچکوں کے خلاف بینکاری نظام کی قوت برداشت کے پس منظر یا مجموعی معاشی دباؤ کی جانچ پر مبنی ہے۔ ساری دنیا میں نگرانی کے فرائض سرانجام دینے والے اداروں رحکام اور ممتاز کمرشل بینکوں کی جانب اس طریقے کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ پس منظر پر مبنی دباؤ کی جانچ کا انحصار بنیادی طور پر مجموعی معاشی نیز بینک کی مخصوص تبدیلیوں کے غیر فعال قرضوں کی شرحوں (NPLR) کے باہمی تعلق پر ہے، جن پر قرین قیاس مجموعی معاشی دھچکوں سے متعلق قابل اعتماد پیشگوئی کرنے کے لیے دباؤ بڑھتا ہے۔

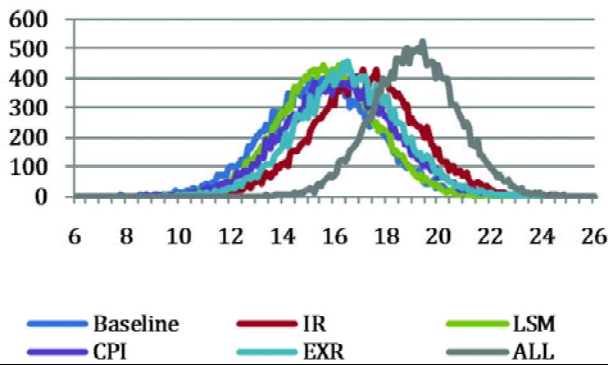
خطرہ قرض کے مجموعی معاشی دباؤ کی جانچ قرضہ جاتی جز دان کے جائزے کے ماڈل (CPV) کے ذریعے کی گئی۔ اس ماڈل میں نا دہنگی کی شرحوں اور مجموعی معاشی اظہاریوں کے مابین ایک باہمی تعلق فرض کیا گیا ہے۔ اہم معاشی اظہاریوں میں صنعتی پیداوار (بڑے پیمانے کی ایشیا سازی)، شرح مبادلہ، مہنگائی اور قرض گاری کی شرحیں شامل ہیں۔ غیر فعال قرضوں کی شرحوں اور مجموعی معاشی اظہاریوں کے مابین ساختی تعلق کے جائزے، نیز نمونے کارلو سیمولیشن طریقہ کار کے استعمال کے ذریعے غیر فعال قرضوں کی دباؤ کا شکار مالیت کا پتہ چلا یا گیا۔

ابتدائی حد کے پس منظر میں سی پی وی ماڈل پیش گوئی کرتا ہے کہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں غیر فعال قرضوں کی شرحیں 20 بیس پوائنٹس کی حد تک مزید متاثر ہوں گی اور یہ قرضے 15.5 فیصد تک پہنچ جائیں گے (جدول 3.4)۔ اسی طرح ایک فیصد امکان ہے کہ غیر فعال قرضوں کی شرحیں دھچکوں کے اطلاق کے بغیر 20.8 فیصد سے زیادہ متاثر ہوں۔ قرض گاری کے دھچکے کے اطلاق کی صورت میں غیر فعال قرضوں کی اوسط شرح 15.8 فیصد متوقع ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ صرف 0.1 فیصد امکان اور مجموعی معیشت کے تمام دھچکوں کے بیک وقت اطلاق کے باوجود غیر فعال قرضوں کی شرح 23.2 فیصد تک پہنچ سکتی ہے، جو حساسیت کے تجزیے میں متعین کردہ 28.5 فیصد سے کم ہے۔

بکس ڈی: مارکیٹ سے منسلک خطرے کے دھچکے
آئی آر آئی 1: خطہ یافت میں تمام عرصیتوں میں سود کی شرحوں میں 300 بنیادی پوائنٹس اضافے سے اوپر کی جانب متوازی منتقلی۔
آئی آر آئی 2: خطہ یافت کی عمودیت کے ساتھ بالائی جانب منتقلی، 3 ماہ، 6 ماہ، 1 سال، 3 سال اور 10 سال کی عرصیتوں پر سود کی شرحوں میں اضافے کے ذریعے، گزشتہ تین برسوں کے دوران ہونے والے زیادہ سے زیادہ سرمایہ اضافے کے مساوی ہے۔
ای آر 1: پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 30 فیصد کمی۔
ای آر 2: پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 30 فیصد اضافہ، جو گزشتہ تین برسوں کے دوران ڈالر کے مقابلے میں سرمایہ اضافے کی بلند ترین سطح ہے۔
ای کیو 1: عمومی ایکویٹی کی لاگتوں میں 41.4 فیصد کمی۔
ای کیو 2: عمومی ایکویٹی کی لاگتوں میں 50 فیصد کمی۔

جدول 3.4: 2011ء کی دوسری ششماہی کے لیے اخذ کردہ غیر فعال قرضوں کے تقاسمات کی پیش گوئیاں	ابتدائی حد	قرض گاری کی شرح	شرح مبادلہ	صارف اشاریہ	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی	اوسط
15.5	15.8	16.2	16.6	17.3	19.2	اوسط
16.9	17.0	17.7	17.9	18.6	20.2	75 فیصد
18.1	18.1	18.9	19.1	19.8	21.2	90 فیصد
18.9	18.8	19.7	19.8	20.6	21.8	95 فیصد
20.3	20.0	21.1	21.1	21.9	22.9	99 فیصد
20.8	20.4	21.7	21.6	22.4	23.2	99.5 فیصد

شکل 3.14: سیمولیشن نتائج کی فریکوئنسی کے اعتبار سے تقسیم



پاکس 3.1: ہازل سوم سرمائے کی شرائط

وسیع پیمانے پر تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری اور مالی شعبے کے بحران اکثر طویل معاشی منتزل کا باعث ہوتے ہیں۔³ بینکاری شعبے کے بحران سے معاشی سرگرمیوں کے متاثر ہونے کا ایک اہم ذریعہ بینک کا سرمایہ ہے۔⁴ جب بینکوں کا سرمایہ کم ہو جاتا ہے تو وہ کم قرضے فراہم کرتے ہیں، جس کی وجہ سے معاشی سست روی پیدا ہوتی ہے۔

عالمی مالی بحران سے مالی استحکام کے سلسلے میں بینکوں اور ان کی کفایت سرمایہ تیز سیالیت کی اہمیت اجاگر ہوئی۔ علاوہ ازیں، مالی ضوابط میں خامیوں کی بھی نشاندہی ہوئی۔ اس کے جواب میں بی آئی ایس نے بینکاری صنعت کی سرمائے اور سیالیت کی شرائط کو موثر بنانے کے لیے ہازل سوم تجویز کے تحت نئے رہنما خطوط جاری کیے۔ یہ رہنما خطوط جزوی اور مجموعی محتاطیہ اصلاحات پر مشتمل ہیں، جن کا مقصد بینکوں کے سرمائے کو مستحکم بنانا اور بینکوں کی سیالیت اور لیوریج کے لیے نئے ضوابط متعارف کرانا ہے۔

معیار سرمایہ

ہازل سوم تجویز کا مقصد مشترکہ ایکویٹی کی اس حیثیت پر زور دینا ہے کہ یہ غیر متوقع اور ظنی دھچکے برداشت کرنے کا حامل بہترین سرمایہ ہے اور اس طرح سرمائے کا معیار اور سطح بہتر بنانا ہے۔ اس تجویز میں مطلوبہ سرمائے میں مشترکہ ایکویٹی کے تناسب میں اضافہ، ہنگامی سرمائے کی شرط عائد کرنا، جو مالی ضابطہ کار کی صوابدید پر مشترکہ ایکویٹی میں تبدیل کیا جاسکے، اور سرمائے کی تبدیلی اور مخالف گردش اثر سے بچاؤ پر مشتمل مشترکہ ایکویٹی متعارف کرانا شامل ہیں۔ نئی شرائط سرمایہ کا نفاذ بتدریج 2013ء اور 2019ء کے دوران مرحلہ وار عمل میں آئے گا (جدول 1) اور ان میں درج ذیل شامل ہیں۔

جدول 1: ہازل سوم معاہدے کے نفاذ کی مدت							
2019ء	2018ء	2017ء	2016ء	2015ء	2014ء	2013ء	
مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)	مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)	مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)	مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)	مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)	مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)	مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)	مشترکہ ایکویٹی (سی ای ٹی آئی)
3.5 فیصد	3.5 فیصد	4 فیصد	4.5 فیصد	4.5 فیصد	4.5 فیصد	4.5 فیصد	4.5 فیصد
سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی
7 فیصد-9.5 فیصد	6.375 فیصد-8.25 فیصد	5.75 فیصد-7 فیصد	5.125 فیصد-5.75 فیصد	5.125 فیصد-5.75 فیصد	5.125 فیصد-5.75 فیصد	5.125 فیصد-5.75 فیصد	5.125 فیصد-5.75 فیصد
سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی	سی ای ٹی آئی، بشمول سی سی سی
4.5 فیصد	4.5 فیصد	5.5 فیصد	6 فیصد	6 فیصد	6 فیصد	6 فیصد	6 فیصد
کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCB)
2.5 فیصد	1.875 فیصد	1.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد
کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)	کیپٹل کنزرویشن بفر (CCCB)
2.5 فیصد	1.875 فیصد	1.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد	6.25 فیصد
مجموعی سرمایہ**	مجموعی سرمایہ**	مجموعی سرمایہ**	مجموعی سرمایہ**	مجموعی سرمایہ**	مجموعی سرمایہ**	مجموعی سرمایہ**	مجموعی سرمایہ**
8 فیصد	8 فیصد-8.5 فیصد	8 فیصد	8 فیصد	8 فیصد	8 فیصد	8 فیصد	8 فیصد
اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ	اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ	اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ	اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ	اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ	اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ	اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ	اساس سرمایہ سے منہائی کا نیا مرحلہ
20 فیصد	40 فیصد	60 فیصد	80 فیصد	100 فیصد	100 فیصد	100 فیصد	100 فیصد
لیوریج کا تناسب	لیوریج کا تناسب	لیوریج کا تناسب	لیوریج کا تناسب	لیوریج کا تناسب	لیوریج کا تناسب	لیوریج کا تناسب	لیوریج کا تناسب
آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن
آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن	آبزروریشن

☆ چلی سطح اول کے سرمائے مشترکہ ایکویٹی (Common Equity Tier 1 Capital CET1) کی شرائط، بشمول حفاظتی سرمایہ (Capital Conservation Buffer CCB) کی شرائط کی عکاسی کرتی ہے، بالائی حد سطح اول کے سرمائے مشترکہ ایکویٹی (CET1) کی شرائط، بشمول حفاظتی سرمایہ (CCB) اور مخالف گردش اثر سے بچاؤ کے لیے حفاظتی سرمایہ (Counter-cyclical Capital Buffer CCCB) کی شرائط کی عکاسی کرتی ہے

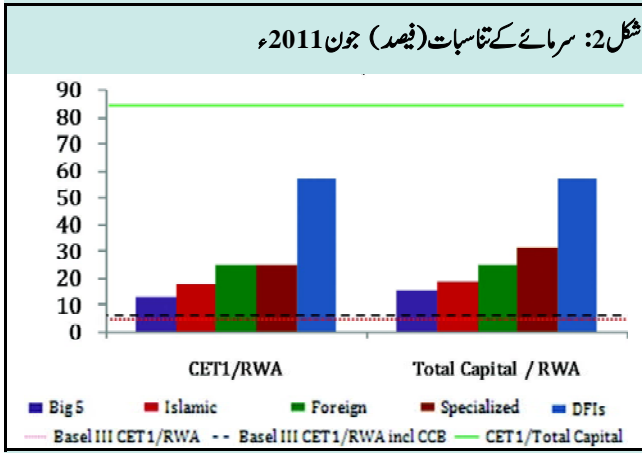
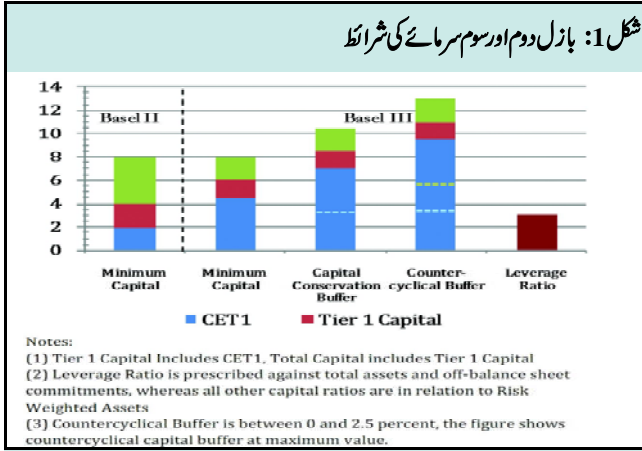
☆ بشمول سی سی سی اور سی سی سی بی (CCB and CCCB)، جہاں قابل اطلاق ہوں۔

ماخذ: بی آئی ایس دستاویزات سے ماخوذ۔

1- سرمائے کی سطح اور معیار
مشترکہ ایکویٹی پر مشتمل سطح اول کا سرمایہ (CET1)۔ وزن خطرہ اثاثوں کا کم از کم 4.5 فیصد ہوگا، جبکہ سطح اول کا مجموعی سرمایہ بہ وزن خطرہ اثاثوں کی موجودہ 4 فیصد کی شرط بڑھا کر 6 فیصد کر دی جائے گی۔

2- حفاظتی سرمایہ (Capital Conservation Buffer CCB)
عام ذلوں میں بینکوں کے لیے کم ضوابطی ضروریات سے زیادہ اعلیٰ معیار کا سرمایہ تجویز میں رکھنا لازمی ہوگا۔ اس شرط کی تکمیل کے لیے بینک بہ وزن خطرہ اثاثوں کا 2.5 فیصد مشترکہ ایکویٹی پر مشتمل حفاظتی سرمایہ (Capital Conservation Buffer CCB) رکھیں گے، جو سطح اول کے سرمائے مشترکہ ایکویٹی میں اضافہ کرے گا۔ چنانچہ مجموعی مشترکہ سرمایہ بہ وزن خطرہ اثاثوں کا کم از کم 7 فیصد ہوگا۔ اس سے موجودہ 8 فیصد لازمی سرمائے کی شرط مؤثر طور پر

3 بور یو (2007ء) گڈ ہارٹ (1996ء) اور منسکی (1992ء)، برنائے اور گریٹر (1995ء)، برنائے، گریٹر اور گلکرسٹ (1999ء) اور کیو تا کی اور مور (1997ء)۔
4 برنائے، لاؤنڈ اور فریڈمین (1991ء)، کاشیاپ اور اسٹین (1995ء)، بیک اور ونگرین (1995ء)، الٹھاس، گیبا کوٹا اور مارکوس (2007ء)۔



بڑھ کر 10.5 فیصد ہو جائے گی۔

دباؤ کے عرصے میں جب سرمائے کی سطح حفاظتی حد (Buffer Range) میں کم ہونے لگے تو متعلقہ بینک پر حفاظتی سرمائے کی مکمل بجالی تک سرمائے کی مناسب تقسیم کی پابندیاں عائد کی جائیں گی، تاہم ان پابندیوں کی وجہ سے بینک کی کارروائیوں میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی اور مذکورہ پابندیاں صرف سرمائے کی تقسیم تک محدود رہیں گی۔

3۔ گون کسٹرن ہنگامی سرمایہ ("Gone Concern" contingent capital)

اس تجویز پر عمل کے لیے سرمایہ جاتی وثیقہ جات سے متعلق ضوابط میں شتوں کی ضرورت ہوگی، جن کی رو سے ضابطہ کاران وثیقہ جات کی قلمزدگی یاد باؤ کی مدت کے دوران ان وثیقہ جات کی شت کہ ایکویٹی میں تبدیلی کی ہدایت کر سکتے تاکہ اس طرح بوقت ضرورت اساس سرمایہ منظم ہو سکے اور بینک کے سرمائے میں نجی شعبے کا حصہ بڑھ سکے۔

4۔ مخالف گردش اثر سے بچاؤ کے لیے حفاظتی سرمایہ (Countercyclical capital buffer)

مخالف گردش اثر سے بچاؤ کے لیے حفاظتی سرمائے کا مقصد منظمی خطرے کو بڑھنے سے روکنا ہے۔ قرضے کی نمو اور دیگر اظہاروں کی بنیاد پر جب مالی ضابطہ جاری محسوس کرنے لگیں کہ قرضے کی بہت زیادہ نمو کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں، جو منظمی خطرے کی ناقابل قبول سطحوں کو ختم دینے کا باعث ہو سکتی ہیں تو انہیں اپنی صوابدید پر مخالف گردش اثر سے بچاؤ کے لیے 2.5 فیصد تک حفاظتی سرمایہ درکار ہو سکتا ہے۔ کسی کے دوران بینک کی قرض گاری کی صلاحیت کو فروغ دینے کے لیے محفوظ سرمایہ جاری کیا جائے گا۔

5۔ لیوراج کی شرح (Leverage Ratio)

حالیہ عالمی مالی بحران کا خاص عامل بینکاری نظام میں بہت زیادہ لیوراج تھا حالانکہ سرمایہ منظم تھا۔ اس صورتحال سے بچنے کے لیے بازل سوم نے سرمایہ منظمی کے شرائط کے لیے ایک ضمنی اقدام کے طور پر غیر خطر پر مبنی لیوراج کی 3 فیصد شرح کی تجویز دی ہے۔ اس تجویز کے تحت بینکوں کے لیے سطح اول کے سرمائے کے لیوراج کی ایک شرح برقرار رکھنا لازمی ہوگا۔ اس شرح کا تعین سطح اول کی بینکنس شیٹ پر اور اس سے الگ اکتشافات کے تناسب کی حیثیت سے کیا جائے گا۔ بازل دوم اور سوم کے تحت شرائط سرمایہ کا موازنہ شکل 1 میں کیا گیا ہے۔

بازل سوم کی شرائط اور پاکستانی بینک

یہ سمجھنا چاہیے کہ بازل سوم کا فریم ورک عالمی طور پر فعال بینکوں کے لیے ہے، چنانچہ یہ پاکستانی بینکوں کے لیے لازمی نہیں ہے۔ تاہم، مہموروثی قدامت پرستی اور نسبتاً کم جدید بینکاری نظام کی وجہ سے پاکستانی بینک بازل سوم کی چند شرائط پر نسبتاً آسانی سے عمل کر سکتے ہیں، جبکہ دیگر شرائط پاکستانی بینکوں سے متعلق نہیں۔ پاکستان میں بیشتر بینکوں کے پاس اعلیٰ معیار کا سرمایہ ہے۔ جون 2011ء میں اوسطاً 85 فیصد کے قریب بینکوں کا مجموعی لازمی سرمایہ سطح اول کے سرمائے کی مشترکہ ایکویٹی کی شکل میں تھا (سی ای آئی 2)۔ جون 2011ء کے اختتام پر تمام بینکوں اور قیامی مالی اداروں کی کفایت سرمایہ کی شرح اوسطاً 14.93 فیصد تھی اور اسوائے عدم تہیل کے مرتبک پانچ بینکوں کے دیگر تمام بینکوں نے بازل سوم کی سطح اول کے سرمائے کی مشترکہ ایکویٹی (CET1) پر وزن خطرہ اثاثوں کے تناسب، بشمول حفاظتی سرمائے (Capital Conservation Buffer) کی مجوزہ شرائط کی آسانی سے تکمیل کی۔ بینکوں کے بڑے گروپوں کے سرمائے کے منتخب تناسبات شکل 2 میں ظاہر کیے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں، زیر دباؤ غیر فعال قرضوں سے ماخوذ سیمولیشنز بھی متوقع معاشی مجموعوں میں 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بیس لائن سے منفی حرکت ظاہر کرتی ہیں (شکل 3.14)۔

5 سی ای آئی کا تعین ذخائر کی باز قدر پیمائی اور بعض ضوابطی مطابقتوں، بشمول خریکس اثاثے اور کنٹری بیوٹن پلان میں صراحت شدہ ذمہ داریوں کو مد نظر رکھے بغیر محض ایک اندازہ ہوتا ہے۔